بسم اللہ الرحمان الرحیم

جماعت احمدیہ نے ہندوستان میں مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت اوران کی آزادی کے لئے بے مثال خدمات سرانجام دی ہیں جس کی چند جھلکیاں یہاں پیش کرنی مقصود ہیں۔

تحریک آزادی پاکستان اور مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے خدمات

جماعت احمدیہ کے دوسرے امام اور خلیفہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے تحریک آزادی پاکستان کے دوران قدم قدم پر مسلمانوں کی نہ صرف علمی ونظری راہنمائی کی بلکہ ان کے حقوق کے تحفظ کے لئے ہر ممکن عملی کوششیں بھی کیں۔اور مسلمانوں کے خلاف ہندو کانگرس کے پلیٹ فارم سے اٹھنے والی تحریکات شدھی، ترک موالات، خلافت اور ہجرت وغیرہ کے نقصانات سے مسلمانان ہند کو بروقت آگاہ کیا اور ہندو کیمپ سے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف اٹھنے والی ہر سازش کو بے نقاب کرتے ہوئے اس کا موثر جواب دیا۔ انہیں خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے اخبار ''مشرق'' گورکھ پور نے لکھا:۔

''جتنے فرقے مسلمانوں میں ہیں سب کسی نہ کسی وجہ سے انگریزوں یا دوسری قوموں سے مرعوب ہو رہے ہیں صرف ایک احمدی جماعت ہے جو قرون اولیٰ کے مسلمانوں کی طرح کسی فرد یا جمعیت سے مرعوب نہیں ہے اور خاص اسلامی کام سرانجام دے رہی ہے'' (اخبار مشرق گورکھ پور 23 ستمبر 1927ء)

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے 1928ء میں ''نہرو رپورٹ پر تبصرہ'' نامی کتاب لکھی۔جس میں مسلمانوں کے حقوق کا دفاع فرمایا۔ 1930ء میں پہلی گول میز کانفرنس کے موقعہ پر ایک بیش قیمت کتاب ''ہندوستان کے سیاسی مسئلہ کا حل'' لکھ کر تقسیم کروائی۔ 1931ء میں مسلمانان کشمیر کی حمایت اور ڈوگرہ مہاراج سے ان کے حقوق دلوانے کے لئے ایک کمیٹی قائم کی گئی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی ملی خدمات اور سیاسی بصیرت اور قائدانہ صلاحیتوں کے اعتراف کے طور پر اس کمیٹی کی صدارت کے لئے علامہ سر محمد اقبال نے آپ کا نام پیش کیا آپ کی راہنمائی میں کشمیر کمیٹی اور جماعت احمدیہ نے کشمیر کے مسلمانوں کی ناقابل فراموش اور تاریخ ساز خدمات سرانجام دیں۔علاوہ ازیں حضرت بانی جماعت احمدیہ کے ایک مخلص رفیق اور حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کے مرید چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب 1931ء میں آل انڈیا مسلم لیگ کے صدر رہے۔اور تحریک آزادی کو آگے بڑھانے میں نمایاں کردار ادا کیا۔

قائداعظم کی لندن سے واپس کے لئے تحریک

1931ء میں قائداعظم محمد علی جناح کانگرس میں شامل ہندو ذہنیت رکھنے والے علماء کے رویہ سے مایوس ہو کر ہمیشہ کے لئے انگلستان چلے گئے ایسے وقت میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد امام جماعت احمدیہ نے اس معاملہ کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے لندن مشن کے امام مولانا عبدالرحیم صاحب درؔد کے ذریعہ قائداعظم کو واپس ہندوستان آ کر مسلمانوں کی سیاسی قیادت سنبھالنے کی تحریک فرمائی۔ یہ کوشش کامیاب ہوئی اس کا اعلان قائداعظم نے جماعت احمدیہ کے مرکز بیت الفضل لندن میں خطاب کرتے ہوئے ان الفاظ میں فرمایا:۔

''امام (بیت الفضل لندن) کی وسیع وبلیغ ترغیب نے میرے لیے کوئی راہ بچنے کے لئے نہ چھوڑی'' (Madras Mail 7th April 1933)

اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے پاکستان کے ممتاز صحافی جناب م ش (محمد شفیع) صاحب لکھتے ہیں:۔

''یہ مسٹر لیاقت علی خان اور مولانا عبدالرحیم درد ہی تھے جنہوں نے مسٹر محمد علی جناح پر زور دیا کہ وہ اپنا ارادہ بدلیں اور وطن واپس آ کر قومی سیاست میں اپنا کردار ادا کریں۔'' (پاکستان ٹائمز 11 ستمبر 1981ء صفحہ 2 کالم نمبر 1)

کامن ویلتھ ریلیشنز کانفرنس میں ہندوستانی وفد کی قیادت

23 مارچ 1940ء کو لاہور میں قرارداد پاکستان پاس ہوئی۔اس کے بعد سر سٹیفورڈ کرپس ہندوستان آئے اور ہندوستان کی آزادی کے لئے ایک جدید

فارمولا پیش کیا جسے مسلم لیگ اور کانگرس دونوں نے مسترد کر دیا۔جس کے نتیجہ میں ہندوستان کی آزادی ناممکن دکھائی دینے لگی انہی دنوں چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کو کامن ویلتھ ریلیشنز کانفرنس میں ہندوستانی وفد کے قائد کی حیثیت سے انگلستان جانا پڑا آپ نے انگریز حکومت کے سامنے ہندوستان کی آزادی کا مطالبہ ایسے مدلل زوردار اور پرشوکت الفاظ میں پیش کیا کہ دنیا بھر میں تہلکہ مچ گیا اور حکومت برطانیہ نے مجبوراً لارڈ ویول وائسرائے ہند کو انتقال اقتدار کا نیا فارمولا دینے کے لئے لندن طلب فرمایا۔اس موقعہ پر ایک ہندو اخبار ''پربھات'' نے لکھا کہ

''ایک ایک ہندوستانی کو سر ظفر اللہ خان کا ممنون ہونا چاہیئے کہ انہوں نے انگریزوں کے گھر جا کر حق کی بات کہہ دی''

(اخبار پربھات 20 فروری 1945ء)

انتخابات 46-1945ء کے دوران مسلم لیگ کی پرجوش حمایت

1945ء کے اواخر میں وائسرائے ہند سر ویول نے انتخابات کروانے کا اعلان کیا ان انتخابات میں ہندو کانگرس نے مسلمان علماء کے ذریعہ پاکستان اور مسلم لیگ کے خلاف پراپیگنڈہ کا ایک جال پھیلا دیا تا مسلم لیگ ان انتخابات میں ناکام ہو اور پاکستان کا قیام عمل میں نہ آسکے ایسے وقت میں حضرت امام جماعت احمدیہ نے یہ اعلان فرمایا''آئندہ الیکشنوں میں ہر احمدی کو مسلم لیگ کی پالیسی کی تائید کرنی چاہیئے'' (الفضل 22 اکتوبر 1945ء)

اس بارہ میں آپ کا ایک خط قائداعظم نے خود پریس کو جاری کیا جو انگریزی اخبار Dawn (ڈان) میں 8 اکتوبر 1945ء کو شائع ہوا۔

مسلم لیگ کی اس حمایت پر مجلس احرار اسلام نے یوں تبصرہ کیا۔

''1945ء میں جب انتخابات کا زمانہ شروع ہوا تو مرزائیوں اور لیگیوں میں خفیہ ساز باز شروع ہوئی۔مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان نے اکتوبر کے مہینہ میں ایک اہم اعلان کیا۔۔۔۔اس کے بعد مسٹر جناح نے کوئٹہ میں تقریر کی اور مرزا محمود احمد کی پالیسی کو سراہا اور اس کے بعد سنٹرل اسمبلی کے الیکشن ہوئے تو تمام مرزائیوں نے مسلم لیگ کو ووٹ دیئے یہاں تک کہ۔۔۔۔کسی زمانہ میں مرزائیوں کے شدید ترین دشمن۔۔۔۔مولانا ظفر علی خان کے حق میں ووٹ ڈالے گئے۔''

(کتابچہ مسلم لیگ اور مرزائیوں کی آنکھ مچولی پر مختصر تبصرہ صفحہ 19-18)

خضر وزارت کے استعفیٰ کی کامیاب کوشش

انتخابات کے بعد پنجاب میں مسلم لیگ کی حکومت کے قیام میں ایک بہت بڑی روک خضر حیات خان کی وزارت تھی اور مسلم لیگ کے ذمہ دار اکابرین سر خضر حیات کو وزارت سے استعفیٰ دینے پر آمادہ کرنے میں ناکام رہے تھے۔اس نازک موقعہ پر امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے ذریعہ سر خضر حیات کو استعفیٰ دینے پر آمادہ کیا اور اس طرح پنجاب کی پاکستان میں شمولیت ممکن ہوئی۔اس کا ذکر کرتے ہوئے اخبار ٹریبیون نے لکھا:۔

''معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ خضر حیات خان صاحب نے یہ فیصلہ سر ظفر اللہ خان صاحب کے مشورہ اور ہدایت کے بعد کیا ہے۔''

(ٹریبیون 5 مارچ 1947ء)

اسی طرح اخبار ملاپ نے لکھا:۔

''چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے خضر حیات کو مجبور کر کے استعفیٰ دلوایا'' (ملاپ 20 فروری 1951ء)

باؤنڈری کمیشن میں مسلم حقوق کی حفاظت کے لئے جدوجہد

30 جون 1947ء کو پنجاب اور بنگال کی تقسیم کے لئے ایک حد بندی کمیشن کے تقرر کا اعلان کیا گیا۔اس کمیشن کے سامنے مسلم لیگ کی ہدایت پر جماعت احمدیہ کی طرف سے ایک محضر نامہ پیش کیا گیا تا پنجاب کی حدود کو مسلم اکثریتی ضلع گورداسپور تک پھیلایا جاسکے۔

اس محضر نامہ کی تیاری کے لئے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد امام جماعت احمدیہ نے امریکہ اور برطانیہ سے نہایت قیمتی باؤنڈری لٹریچر فوری طور پر بذریعہ ہوائی جہاز منگوایا اور غیر ملکی ماہرین کی خدمات حاصل کیں جس پر ہزاروں روپیہ جماعت احمدیہ نے خرچ کیا یہ ایک گرانقدر خدمت تھی۔ جو جماعت احمدیہ نے

مسلم لیگ کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے پیش کی۔

جہاں تک مسلم لیگ کی طرف سے باؤنڈری کمیشن کے سامنے کیس پیش کئے جانے کا تعلق ہے اس نہایت اہم ذمہ داری کی ادائیگی کے لئے قائداعظم نے حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کو ہی منتخب کیا آپ نے مسلم لیگ کا کیس تیار کر کے 26 تا 30 جولائی 1947ء حد بندی کمیشن کے سامنے بڑے مدلل اور پرشوکت انداز میں پیش کیا۔ اس فقید المثال خدمت کا ذکر کرتے ہوئے اخبار نوائے وقت نے لکھا:۔

''سر ظفر اللہ خان صاحب نے مسلمانوں کی طرف سے نہایت مدلل نہایت فاضلانہ اور نہایت معقول بحث کی۔۔۔۔ سر ظفر اللہ خان کو کیس کی تیاری کے لئے بہت کم وقت ملا مگر اپنے خلوص اور قابلیت کے باعث انہوں نے اپنا فرض بڑی خوبی کے ساتھ ادا کیا ہمیں یقین ہے کہ پنجاب کے سارے مسلمان بلا لحاظ عقیدہ ان کے اس کام کے معترف اور شکر گزار رہوں گے''

(نوائے وقت لاہور یکم اگست 1947ء)

پہلا وزیر خارجہ

باؤنڈری کمیشن میں جماعت احمدیہ کے عظیم سپوت حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے جو عظیم الشان خدمات سرانجام دیں ان خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے قائداعظم نے آپ کو U.N.O میں پاکستانی وفد کا قائد مقرر کیا اور پھر 25 دسمبر 1947ء کو پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ کا قلمدان آپ کے سپرد کیا۔ چنانچہ نوائے وقت نے لکھا:۔

''قائداعظم نے خوش ہو کر آپ (چوہدری ظفر اللہ خان صاحب) کو U.N.O میں پاکستانی وفد کا قائد مقرر کر دیا۔۔۔۔ آپ نے ملک وملت کی شاندار خدمات سرانجام دیں تو قائداعظم انہیں پاکستان کے اس عہدہ پر فائز کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ جو باعتبار منصب وزیر اعظم کے بعد سب سے اہم اور وقیع عہدہ شمار ہوتا ہے''۔ (نوائے وقت 24 اگست 1948ء)

(صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے)

قیام پاکستان

اور

جماعت احمدیہ

Establishment of Pakistan
And
Ahmadiyya Jama'at
Language:- Urdu